Registered No L 89.

اخبار نور افشاں لودھیانہ



نمبر (۴۷) مطبوعہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ھَم اپنے ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ ۲۷ نومبر ۱۸۹۸ء کا اتوار ھِندوستان کی بیداری کے لِئے دعا مانگنے کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سب مسیحی نجی میں اور جماعت میں آنے والا اتوار خاص ہندوستان کے لِئے دعا مانگنے میں خرچ کریں۔ ہمارا خدا قادر مطلق زندہ اور سچا خدا ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اُس نے اِرادہ کیا ہے اور فرمایا ہے وہ ضرور ہوگا زمین اور آسمان ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر اُس کی باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی ❖

ہم جانتے ہیں کہ وہ چاہتا ہے کہ ہندوستان نجات کی برکتوں کو حاصل کرے اور وہ اپنے اِس اِرادے کو ضرور پورا کریگا۔ نہایت خوشی اور شکرگذاری کی بات ہے کہ اُس نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ ہندوستان کو نجات کی برکتوں کے پہنچانے کا ہم جو اُس کے لوگ کہلاتے ہیں وسیلہ بنیں اس واسطے ہم کو بہت ہی مناسب بلکہ ضروری ہے کہ ہم دل وجان اور بڑی سرگرمی سے دعا مانگیں کہ خداوند پہلے اپنا کام ہمارے دلوں میں جاری کرے اور ہم جو اُس کے ایماندار کہلاتے ہیں ہمارے اندر سے زندہ پانی کے سوتے جاری ہو جاویں تاکہ ہندوستان کے لوگوں کے خشک دل سیراب ہو جاویں۔ اگر ہمارے اندر سے ہی چشمے جاری نہ ہوں تو ہم کس طرح پیاسوں کی پیاس بجھا سکیں گے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ”تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو چپکے نہ رہو جب تک وہ یروسلم کو قایم نہ کرے اور اُسے دُنیا میں ستوده نہ کرا دے۔ اُسے چین کرنے نہ دو“ ہم یقین سے اپنے لئے اور کل ہندوستان کے لِئے برکتیں مانگ سکتے ہیں کیونکہ خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور وہ اپنے وعدے کو ضرور پورا کریگا ہمکو اُمید ہے کہ ناظرین اِس اتوار کو اپنے اور اپنے ہندوستانی بھائیوں کے فائدہ کے واسطے غنیمت سمجھکر مناسب طور سے اِستعمال کریں گے ❖

ڈاکٹر کے۔ پی گُپتا۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ بی۔ ایف آر سی ایس۔ جو سولہ برس کی عمر میں مسیحی ہوئے تھے انڈین میڈیکل سروس کے متعلق تیس برس کی نہایت عمدہ اور قابل تعریف خدمت کے بعد ابھی پنشن پا ہی چکے تھے کہ اُن کو مجبور کیا گیا کہ راجہ نیپال کے ہاں چیف میڈیکل آفیسر کے عہدے کو قبول فرماویں۔ اُنہوں نے بالفعل آزمایش کے طور پر تین مہینے کے لِئے اِس عہدے کو قبول کر لیا ہے اگر نیپال کی آب وہوا موافق ہوئی تو مستقل طور پر اس عہدے کو قبول کرلیں گے تب اُن کی تنخواہ چالیس ہزار روپیہ سالانہ اور ڈھائی ہزار روپیہ گھر کا الاونس ہوگا۔ وہ مسیحی ہونے کے بعد ہی میڈیکل کالج میں داخل ہوئے تھے۔ اِس کالج میں اُن کی ذہنی لیاقتوں کا کافی ثبوت مل گیا وہ ہر ایک اِمتحان میں اول درجہ پر رہے اُنہوں نے اِس کالج میں ایف اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے کے امتحان اول درجہ میں اوّل رہے۔ میڈیکل اتھارٹیز نے جنکو ڈاکٹر گپتا کی اعلیٰ لیاقتوں کی جانچ کا کافی موقعہ ملا تھا صلاح دی کہ اُن کا اِنڈین میڈیکل سروس کے لِئے ولایت جانا مناسب ہوگا۔ ولایت میں جاکر اور وہاں کے طالب علموں کے ساتھ اُنہیں کی زبان میں مقابلہ کر کے اعلیٰ کامیابی کو حاصل کر کے ڈاکٹر گپتا صاحب نے دکھلا دیا کہ ہندوستانی مسیحی لڑکا ولایتی لڑکوں کی برابری کر سکتا ہے۔ کاشکہ مسیحی لڑکے ڈاکٹر گپتا صاحب کے نمونے پر عمل کر کے ویسا ہی نام اور عزت حاصل کریں کہ جو ڈاکٹر گپتا صاحب نے حاصل کی ہے ❖

❖ ❖ ❖

نورافشاں

پادری-اے-ایچ-یوئنگ صاحب-ایم-اے-ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب - اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب-بی-اے+پادری-پی-سی اپل صاحب } ایڈیٹرز

بنگال میں مذہبی میلان

معترض شاید یہہ کہے کہ بنگالی قوم کا یہہ میلان کہ انسان صرف روٹی کمانے کھانے کی فکر کرے اور مذہب کا کچھ لحاظ نہ کرے - ساری باتوں پر مقدم اور بڑی دانائی کا قانون ہے - کیونکہ مذہب نہ صرف نیکی کرانے والا بلکہ بدی کی بھی تحریک کرنے والا ہے - میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض نہایت شدید ظلم دنیا میں مذہب کے پیرایہ میں کئے گئے ہیں اور کہ بعض قوموں کا ترقی کرنے میں پیچھے رہ جانا یا ترقی کرنیکا میلان ہونا بھی زیادہ تر مذہب پر موقوف ہے - جس طرح سے کہ سچا مذہب نیکی کرنے کے لئے تحریک دلانیوالی طاقت ہے اُسی طرح سے جھوٹا مذہب بدی کرنے کے لئے - ہم سب اس امر سے آگاہ ہیں کہ ٹھگی ایک مذہب تھا اور بدی کرانے کے لئے ایک زبردست آلہ - لہذا یہہ بات ہم میں سے ہر ایک کے لئے فرداً فرداً اور قومی طور پر نہایت ضروری ہے کہ ہمارا ایک مذہب ہو - اور ایسا مذہب جو نہ ہم کو کسی طرح کی بدی کی طرف ترغیب دلانیوالا بلکہ ایسا مذہب ہو جو ہم کو اُن امور سے جو ہمارے فائدہ اور بھلائی کے باعث ہیں باز نہ رکھے - مسیحی مذہب اور دیگر مذاہب میں اس خاص امر کی نسبت بہت بڑا اعلیٰ فرق نمایاں ہے اور مسیحی مذہب ہی اکیلا ایسا مذہب ہے جس کو تعلیم یافتہ اشخاص مہذب خیالات کی مطابقت اور پابندی کے ساتھ پیروی کر سکتا ہے - یہہ صرف مسیحی جماعت ہے جو اپنی آواز گورنمنٹ کے خلاف بلند نہیں کرتی جبکہ گورنمنٹ ملک کی بھلائی کے لئے کوئی نئی تدبیر اور انتظام و قوانین ملک میں جاری کرنا چاہتی ہے - جب پلیگ کے لئے ایسے قوانین تجویز کئے گئے اور عمل میں لائے گئے جس سے اس موذی مرض کے زیادہ پھیلنے میں روک و حفاظت ہو تو ہم کو پہلے بمبئی اور اب کلکتہ میں اس بات کا تجربہ ہوا کہ کیوں محمدی و ہندو اور پارسی مذاہب عقل اور تہذیب کی کسوٹی کے امتحان کے متحمل نہیں ہو سکتے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام بے عقل اور ظلم کے عملی رسومات جو کہ ہندو اور دیگر مذاہب میں جاری ہیں یہہ اُن کی ذات و ماہیت میں داخل نہیں ہیں - مگر ساتھ ہی اس کے یہہ کہنا بھی مشکل ہے کہ ان مذاہب میں کون سی باتیں نفس مذہب میں داخل ہیں اور کون سی داخل نہیں ہیں - لیکن اگر کوئی شخص ان رسومات پر عمل کرنے سے انکار کرے تو وہ ہندو یا محمدی نہیں کہلایا جا سکتا - اگر کوئی اپنے تئیں برہمن کہے اور اپنے کان چھیدانے سے انکار کرے یا ذات نہ مانے یا ہندؤں کی ظالمانہ رسومات سے جو شادی کے متعلق ہیں انکار کرے تو ضرور برہمن لوگ اُس کو برہمن ماننے سے انکار کرینگے - علاوہ بریں وہ مذہب جس کے قوانین کو کوئی شخص چُن کر اور پسند کر کے بعض کو ضروری اور بعض کو غیر ضروری ٹھہرا دے تو وہ اُس شخص کے کاموں پر اختیار رکھنے اور حکم کرنے سے باز رہیگا - موجودہ زمانہ کے ہندو اپنے مذہب پر حکومت کرتے ہیں حالانکہ واجب یہہ ہے کہ جس حال کہ مذہب انسانی خیالوں کا محرک کرنے والا ہے تو وہ اُن پر حاکم بن کر حکومت کرے - بنگال میں آرام و آسائیت کا بمقابلہ اور صوبجات کے زیادہ لحاظ ہے - ایک بنگالی ہندو مذہب کی خاطر تکلیف و بے آرامی گوارا کرنا پسند نہیں کرتا اور خصوصاً وہ جو تعلیم یافتہ ہیں - یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بنگال میں علاوہ عیسائی مذہب کے اور بھی مذہب ہیں جن کو ایک تعلیم یافتہ شخص اپنے پروردہ اصولوں کے مطابق مان سکتا ہے اور برہمو مذہب اور دیگر مذاہب جو جدید شائستگی سے پیدا ہوئے ہیں - اگرچہ مذہب کہلاتے ہیں لیکن تاہم یہہ اُس معنی سے جس سے ہندو و محمدی و عیسائی مذاہب جانے جاتے ہیں مذہب نہیں ٹھہر سکتے - ایک مذہب جس کو بیٹھ کر ہم خود اپنے لئے تراش خراش کریں - ہم پر حکم نہیں کر سکتا خصوص اُس حال میں جب ہمارا فائدہ و نفع خطرہ کی حالت میں پڑ جاوے - یہہ نو ایجاد مذہب جو علم اور فلاسفی پر مبنی ہیں انسان کو بہت کم فائدہ پہنچانے والے ہیں یونٹیرین مذہب سے یوروپ و امریکہ کے لوگوں کو بجز تک ورق دق کے کیا فائدہ پہنچا جب یہ شروع میں جاری ہوئے تو کچھ عرصہ تک کامیابی نظر آئی - لیکن لوگ بعد کو اُن کی بے پھل زندگی سے واقف ہو گئے اور یونٹیرین جماعتیں اور عبادت گاہیں اب اُن جگہوں میں تنزل کی حالت میں ہیں اور کیا اب وہی نتیجہ برہمو مذہب کی نسبت نظر نہیں آتا - ہم اگر محض اُن کی تحریریں کو پڑھیں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ برہمو مذہب بتدریج مردہ ہوتا جاتا ہے - اب میں پھر اپنے اصلی بحث کی طرف یعنی ہندو ریوایولزم بنگال کی نسبت رجوع کرتا ہوں بعض لوگ ابتک اس وہم میں پڑے ہیں کہ ہندو مذہب کا بنگال میں از سرِ نو جی اُٹھنا مقرر کیا گیا ہے اور وہ شوق سے اس امر کی اُمید کرتے ہیں کہ کیا عجب بنگالیوں کی آنیوالی نسل مذہبی علم کی کمی میں گرفتار نہوگی جس قلت و کوتاہی کے ساتھ موجودہ نسل نے تعلیم پائی ہے - لیکن سوال یہہ ہے کہ اس قسم کا خمیر کہاں سے آویگا میں بنگال کے بعض لائق و فایق پنڈتوں سے واقف ہوں - وہ اگرچہ ریوایولسٹ کے گروہ سے نہیں ہیں تاہم ہندؤں میں بہت ہی معزز ہیں - اور یہہ پنڈت مذہب سے بہت ہی بے پرواہ ہیں اور وہ ایسے دلیر و صاف گو ہیں کہ وہ آپ سے چند الفاظ میں صاف طور پر کہدینگے کہ وہ خدا اور آئیندہ زندگی کی نسبت کچھ نہیں جانتے - اُن میں سے ایک نے مجھ سے بہت ہی سنجیدگی سے بیان کیا کہ ہندو طریقہ محض سوشیل طریقہ ہے جس کو خدا اور

آیندہ زندگی سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہی اور کہ ہندو فلاسفی کے مطابق مادہ اور فورس (شکت) دُنیا کی علت فاعلی ہیں اور کہ ہندو مذہب محض چند فلسفی خیالات کو پرسانیفکیشن (یعنی کسی بیجان شی کو جاندار انسان کے پیرایہ میں بیان کرنا) اور استعارات کے پیرایہ میں بیان کرتا ہی - میں یہہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس پنڈت کا بیان ہندو مذہب کی ماہیت و ذات کی نسبت صحیح ہی یا نہیں - لیکن میں اِس بیان کو ایک دوسرے مخالف بیان کے مقابل پیش کرتا ہوں جس کی روسے بعض خیال کرتے ہیں کہ تمام ہندو نظام ایک ابدی روحانی زندگی سے تعلق رکھتا ہی اور جو اُس میں تکالیف و ظلم و بے انصافی نظر آتی ہی - وہ صرف ظاہری ہی اور جو محض اِس دنیاوی زندگی کی بے عنوانیوں اور بد پرہیزیوں سے نسبت رکھتی ہی - پنڈت جو بنگال میں اپنے علم و لیاقت کے باعث سے بہت ہی معزز تصور کئے جاتے ہیں وہ سوسایٹی کے لیڈر نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے نہایت علم و فضل و سادگی و دیانت کے باعث سے نہ تو مصلح اور نہ لیڈر قبول کئے جاتے ہیں - بہت عرصہ نہیں گذرا کہ میں نے پاک کلام کے بنگالی ترجمہ کو مشرقی بنگال کے ایک نہایت عالم پنڈت کے روبرو پیش کیا وہ پاک کلام کی عظمت اور خوبی سے یہاں تک متعجب ہوکر فریفتہ ہوگئے کہ وہ سنسکرت نظم میں پاک کلام کے چند بابوں کا ترجمہ کرکے میرے پاس لائے اور کمال کشادہ دلی سے مجھ سے یہہ کہا کہ وہ بائبل کو اپنے شاستروں سے زیادہ پسند کرتے ہیں - اُن کا یہہ بیان بہ نسبت حب الوطنی کے زیادہ تر دیانتداری اور ایمانداری پر مبنی ہی - اور بنگال میں ریوائیولسٹ اُن ہی لوگوں میں سے ہیں جو حب الوطنی کے لئے مشہور ہیں نہ ایمانداری و راستی پسند لوگوں میں سے - اور یہہ امر کہ موجودہ مشہور ہندو مصلح راستی کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں ہماری مندرجہ ذیل اقتباسات سے جو اُن کی اسپیچز اور تحریروں سے نقل کی جاتی ہیں صاف ظاہر و ثابت ہو جاویگا یعنی آپ عیسائی صاحبان

سوامی وویکانند صاحب نے شکاگو میں فرمایا مشنریوں کو بھیجکر غیر اقوام کی روحیں بچانیکے اسقدر مشتاق ہیں لیکن آپ لوگ اُن کے جسموں کے بچانے کی جو بھوک سے ہلاک ہوتے ہیں کیوں کوشش نہیں کرتے - ہندوستان میں قحط کے وقت سیکڑوں ہزاروں ہندو بھوک سے مرگئے تاہم آپ عیسائیوں نے کچھ امداد نہ کی آپ تمام ہندوستان میں گرجے بنواتے ہیں لیکن ملک ہندوستان کے لوگوں کا رونا و چیخنا مذہب کے لئے نہیں ہی اُن کے یہاں مذہب ضرورت سے بھی زیادہ بس ہی - لیکن خشک ہندوستان کے لاکھوں مرجھئے لوگوں کو بالفعل روٹی کی ضرورت ہی جس کے لئے وہ اپنے سوکھے گلوں سے پھاڑ پھاڑ کر چلا رہے ہیں وہی ہم سے روٹی مانگتے ہیں اور ہم اُنہیں پتھر دیتے ہیں - ایسے لوگوں کو جو بھوک سے مرتے ہیں روٹی کی عوض میں مذہب پیش کرنا ان کی اہانت کرنا ہی جسطرح کسی بھوکے کو علم طبیعات یا اخلاق کی تعلیم کرنا اُس کی اہانت کرنا ہی ہندوستان میں اگر کوئی پروہت روپیہ یا تنخواہ کیواسطے وعظ کرے تو وہ اپنی ذات سے خارج کیا جاویگا اور لوگ اُس پر تھوکینگے میں پہلی (امریکہ) آیا تاکہ اپنے غریب ہموطنوں کی مدد کے لئے روپیہ حاصل کروں - لیکن اب مجھے حقیقتاً معلوم ہوگیا کہ عیسائی ملک میں عیسائیوں سے غیر اقوام کے لئے مدد پانا کیسا مشکل امر ہی" یہہ بیان سوامی صاحب موصوف نے شکاگو میں مذہبی پارلیمنٹ کے روبرو اُس کے دسویں اجلاس میں کیا - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ امریکن پبلک میں بالاخر اس جھوٹے بیان پر بھی کامیاب نہیں ہوئے اور مبلغ علیہ السلام وصول نکر سکے اُنکا بیان نہ صرف اسوجہہ سے جھوٹا سمجھا گیا کہ تمام مسیحیوں نے جو دنیا میں آباد ہیں قحط کیوقت ہندوستانمیں چندہ بھیجے اور خصوص اِس آخری شدید قحط کے ایام میں بلکہ ایک اور جھوٹے الزام سے بھی اُن کے بیان کی وقعت نہوئی جو اُنہوں نے مشنریوں کے خلاف پیش کیا کہ وہ قحط کے وقت روپیہ تقسیم کرکے لوگوں کو عیسائی کرتے ہیں - سوامی وویکانند سا ذہین آدمی نہ تو اس امر سے ناواقف ہوسکتا ہی کہ بعض ہندو

پروہت کسقدر دولتمند ہیں اور نہ پروہتوں کی اُس ہوس سے جو وہ دولت پیدا کرنیکی نسبت رکھتے ہیں - سوامی صاحب کے امریکہ جانیکا مقصد جو اُنہوں نے بہت ہی صاف طور پر شکاگو کی مذہبی پارلیمنٹ میں اپنی اسپیچ کے ضمن میں خود بیان کیا ظاہر و عیاں ہی جس کا ہم اوپر اقتباس بھی کر چکے ہیں مگر برعکس اِس کے ایک دوسرا مختلف بیان ملتا ہی جیسا کہ اُن کی کتاب موسومہ وویکانند کی اسپیچ صفحہ ۷۵ مطبوعہ ایس سی - متر اسے معلوم ہوتا ہی چنانچہ یہہ بیان مندرجہ ذیل ہی "کہ وہ امریکہ کو آزاد مشنری کی حیثیت سے بطور خود سفر کرنے کو آئے تھے تاکہ وہ اپنی روحانی علم و یقین کے عوض میں اِس ملک کی جو روپیہ کی پرستش میں ڈوبا ہوا ہی مدد کریں" یہاں سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ سوامی صاحب روپیہ کو ناچیز ٹھہراتے ہیں اور مذہب اور علم کو پسند کرتے ہیں - مگر تاہم سوامی صاحب نہ تو کسی مذہب اور نہ علم شیفیزک پر کسی طرح کا ایمان رکھتے ہیں چنانچہ حوالجات مندرجہ ذیل سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہی "تمام مذاہب حدود سے دور تک نگاہ دوڑا کر سکھا سکتے ہیں وہ روحانی ہستی کی موجودگی ہی اس سے آگے کوئی مذہب سکھا نہیں سکتا - ہر ایک مذہب میں ضروری اور غیر ضروری سچائیاں ہیں جنمیں یہہ بیش قیمت جواہر نظر آتا ہی اور اس لئے یہود یونکی کتابوں یا ہندوؤں کی کتابوں پر ایمان لانا ضروری امر نہیں ہی" صفحہ ۶۵ - "گیا میری یہہ خواہش ہی کہ عیسائی ہندو ہو جاویں ہرگز نہیں - یا ہندو اور بدھسٹ عیسائی ہوجاویں ہرگز نہیں" صفحہ ۴۴ - "ویدک فلسفہ کی نہایت اعلیٰ درجہ کے خیالات جس کی تصدیق موجودہ علوم کے وسیلہ سے ہوتی ہی اور بدھ اور جین مذہب کی دہریت اور ادنیٰ درجہ کی محبت پرستی اور مختلف دیوتا لا ہر ایک ان میں سے ہندو مذہب میں موجود ہیں" صفحہ ۹ "یہ ہندو مذہب میں ساری کوشش اِس امر کی کیجاتی ہی کہ انسان کامل بنے اور خدا بنجاوے اور خدا تک پہنچے اور خدا کو دیکھے اور اِس طرح خدا تک پہنچنے اور خدا کو دیکھنے اور کامل ہونے میں جیسا کہ آسمانی باپ کامل ہی ہندو مذہب کا اُصول یہی ہی" صفحہ ۱۸ "ہم کو مسیح کے مشنریوں کی ضرورت ہی - ایسے لوگ سیکڑوں اور ہزاروں ہمارے ملک میں آویں - مسیح کی زندگی ہم تک لاؤ اور ہماری عیسائی

مراسلات

بائیبل اور قرآن

جس طرح کہ ہم مسیحی علما اور غیر علما سب کے سب با وجود اختلاف عقاید اور عداوت اہل یہود جو کہ یہودیوں کی طرف سے ہی یہاں تک کہ مسیحی مذہب کے بانی مبانی خداوند یسوع مسیح کو انہوں نے رد کیا اور ہمیشہ اُس کی اور اُس کی تعلیم کی سخت مخالفت کی اور آخر میں اُسے گرفتار کر کے پنطوس پلاطوس بُت پرست حاکم کے سپرد کر دیا اور صلیبی یعنی موت سے مروا دیا۔ اور بعد اُس کی موت کے اُس کی قبر سے بھی سخت سلوک کیا کہ مہریں لگوائیں پہرہ سپاہیوں کے مقرر کئے اور آج تک یہودی مسیحیوں اور مسیحیت کی اشد درجہ مخالفت کرتے ہیں خدا کے کلام بائبل کو اپنے دین و ایمان کا قانون اور اصول سمجھتے ہیں یہودیوں کی ۳۹ کتابیں توریت زبور کتب الانبیا جو پیدایش سے اُن کے آخری پیغمبر حضرت ملاکی تک مسلسل طور پر عبرانی سے یونانی زبان میں خداوند یسوع کی پیدایش سے کئی سو برس پیشتر بنام سپٹوجنٹ شایع اور ذایع تھیں اپنی انجیل شریف کے ساتھ نہایت تعظیم اور عزت سے کلام الٰہی مانتے ہیں خود خداوند یسوع المسیح نے فرمایا کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نجاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹے گا جب تک کہ سب کچھ پورا نہ ہو — متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ آیت +

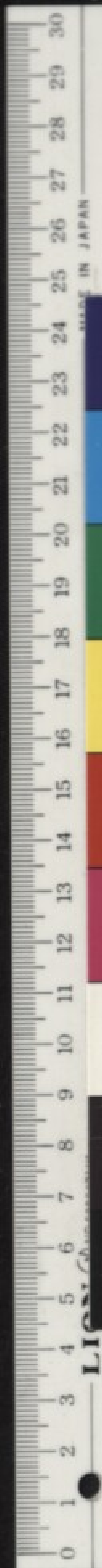
اس کلام کی تائید کرتے ہوئے پولوس رسول بھی فرماتا ہے اور کہ تو لڑکائی سے مقدس کتابوں سے واقف ہے جو کہ تجھے یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات کی دانائی بخش سکتی ہیں ہر ایک کتاب جو الہام سے ہے تعلیم کے اور الزام کے اور سدھارنے کے اور راستبازی میں تربیت کرنے کے واسطے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام کے لئے طیار ہو۔ ۲ تمطاؤس ۳: ۱۵-۱۷ +

پھر خود خداوند یسوع مسیح نے یہودیوں کے مقدس نوشتوں میں سے بار بار اقتباس بھی کیا جیسا کہ انجیل پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے بلکہ ہمارے خداوند نے یہودی نوشتوں پر یقین لانیکی بابت یہاں تک زور دیا کہ اگر کوئی اُن پر یقین نہ کرے تو وہ مسیح کی باتوں پر بھی یقین نہیں کر سکتا جیسا لکھا ہے کہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اِس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے لیکن جس حال کہ تم اُس کے نوشتوں کو یقین نہ کرو گے تو میری باتوں کو کیونکر یقین کرو گے یوحنا ۵: ۴۶ و ۴۷ - غرض کہ انہیں وجوہات سے مسیحیوں پر فرض ٹھہرا کہ خدا کے کُل کلام کو قبول کریں چنانچہ وہ سب کے سب خواہ کسی فریق کیوں نہ ہوں یہودیوں کی کتابوں کو مسیحی نوشتوں کے برابر پاک اور مقدس جانتے اور مانتے ہیں وعظ کرنے میں روزینہ تلاوت میں کبھی توریت سے کبھی زبور سے کبھی نبیوں کے صحیفوں سے پڑھتے ہیں اُن سے اقتباس کرتے ہیں ہر ایک مسیحی پر فرض ہے کہ کُل کتاب کو قبول کرے اور وہ کرتے بھی ہیں +

اب اِس کے مقابل یہودیوں کے حال پر غور فرمایئے کہ وہ صرف پیدایش سے ملاکی پیغمبر تک کلام الٰہی قبول کرتے ہیں اور انجیلوں کو رد کرتے ہیں اور ہماری کتب مقدسہ کو الہامی نہیں مانتے اور خداوند یسوع مسیح کو فریبی اور دغاباز کہتے ہیں اس پر بھی کوئی یہودی اس امر کا مرتکب نہیں ہوا کہ کسی پیشینگوئی کو توریت یا زبور یا صحایف انبیا میں سے نکال ڈالے با وجودیکہ مسیحیوں نے ہاں مسیح کے رسولوں نے بلکہ خود خداوند نے اُن کے مُنہہ در مُنہہ اُن کی کتابوں پر حوالہ کیا اور پیشینگوئیاں بتلائیں جیسا کہ ناصرت کے عبادتخانہ میں مسیح نے یہودیوں سے فرمایا کہ آج یہہ نوشتہ جو تم نے سُنا پورا ہوا اور وہ نوشتہ کیا تھا یسعیاہ نبی کی کتاب کا وہ مقام جہاں یہہ لکھا تھا کہ خداوند کی روح مجھ پر ہے اُس نے اِس لئے مجھے مسیح کیا کہ غریبوں کو خوشخبری دوں مجھ کو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں وغیرہ یسعیاہ ۶۱: ۱ +

پھر جبکہ حضرت یحییٰ نے قید خانہ سے مسیح کے کاموں کا حال سُنکر اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُس سے پُچھوایا کہ کیا جو آنے والا تھا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں یسوع نے جواب میں یہودی نوشتوں میں سے اقتباس کر کے کہا کہ جو کچھ تم دیکھتے اور سُنتے ہو جا کے یوحنا سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے وغیرہ یسعیا ۲۹: ۱۸ - لیکن کہیں سے یہہ بات ثابت نہیں کہ یہودیوں نے مسیح کو جھٹلانیکے واسطے اِس عبارت کو یسعیاہ کی کتاب سے نکال ڈالا ہو - اور نہ کبھی مسیحیوں کو اِس بات کا وہم ہوا کہ یہودیوں نے اپنی کتابوں میں سے ہمارے نجات دہندہ کی پیشینگوئیاں خارج کر دیں کیونکہ عقلاً بھی یہہ بات غیر ممکن الوقوع تھی کیونکہ کوئی ایماندار اپنی ہی کتاب کو نہیں بگاڑیگا اور اگر چاہے بھی تو سارے عالم کی کتابوں کو کیونکر بگاڑیگا جب تک میل تمام عالم میں پھیل گئی اور ہزاروں ہاتھوں میں پہنچی تب بنانا بگاڑنا بالکل قیاس کے خلاف ہے +

تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے مسلمان برادر اپنے اِس ایمان کی تائید میں کہ آمنت باللہ وملایکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخرہ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت + ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اُسکے کے اور کتابوں اُسکی کے اور رسولوں اُسکے کے اور



آخری دن کے اور کہ نیکی اور بدی کی تقدیر اللہ سے ہے اور جی اُٹھنا بعد موت کے کیوں نہیں اُن کتابوں کو قرآن کے ہمراہ ایک ہی جلد میں شامل نہیں کرتے اور کیوں قرآن کے برابر توریت و زبور و صحایف انبیا اور انجیل کی عزت نہیں کرتے ہمیں سخت تعجب ہے کہ جس کتاب پر اُن کی کتاب کا دارومدار ہے اور جن کتاب کا ذکر اُن کی کتاب میں بار بار آتا ہے اور اُن کے پیغمبر اپنی نجات اور رسالت کی بابت جن کتابوں پر تکیہ کرتے ہیں اُنہیں کتابوں سے اُن کو سخت نفرت ہے یہاں تک کہ بقول ایک اُنہی کے مولوی کے بعض مسلمان جو توریت و انجیل پڑھنے سے منع کرتے ہیں یہہ اُن کتابوں سے ناواقف ہونیکے سبب ایسا کہتے ہیں

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتھم تاویلہ

یعنے کوئی نہیں پر جھٹلانے لگے نہیں جس کے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور آئی نہیں اُس کی حقیقت یونس رکوع نمبر ۴

اور جیسا کہ شارح بخاری نے لکھا ہے کہ حدیث قصہ عمر کی جس میں ممانعت کی تھی کہ توریت نہ پڑھو اِس حدیث سے منسوخ ہے یعنے بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج - پہنچاوہ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو ، اور بیان کرو بنی اسرائیل کی طرف سے اور کچھ مضایقہ نہیں - پس اب مسلمانوں پر فرض ہے کہ کتب مقدسہ کو بغور پڑھیں اور صاف سمجھ لیں کہ جب اُن کا خدا خود کتب مقدسہ سے واقفیت رکھتا یہاں تک کہ اُس سے اپنی کتاب قرآن میں بار بار اقتباس کرتا اپنے دعویٰ کی تصدیق میں اُن کو گواہ ٹھہراتا اور اُس کا ایمان بنا رہتا ہے تو ایسے خدا کے بندوں کا اُن کتابوں کے پڑھنے سے ایمان کیوں جاتا رہیگا - چنانچہ قرآن میں علاوہ مطابقت شرایع و قصص وغیرہ کے ایک سو اکتیس ۱۳۱ جگہہ کتب سماوی سابقہ توریت و انجیل کا کہیں جدا جدا اور کہیں ایک ساتھ ذکر ہے جیسا کہ سورہ بقر میں ۲۴ جگہہ سورہ آل عمران میں ۷ جگہہ سورہ النسا میں ۹ جگہہ مائدہ میں ۸ - انعام میں ۸ - اعراف میں ۴ - توبہ میں ۱ - یونس میں ۲ - ہود میں ۲ - یوسف میں ۱ - رعد میں ۲ - نحل میں مریم میں ۲ - طہ میں انبیا میں ۳ - مومنون میں ۱ - فرقان میں ۱ - شعراء ۱ - قصص میں ۳ - عنکبوت میں ۳ - سجدہ میں ۱ - سبا میں ۲ - ملائکہ ۲ صافات میں ۲ زمر میں ۱ - مومن میں ۲ - شوریٰ میں ۳ - فصلت میں ۱ - زخرف میں ۱ - جاثیہ میں ۱ - فتح میں ۱ - نجم میں ۱ - قمر میں ۱ حدید میں ۲ - صف میں ۱ - جمعہ میں ۱ - مدثر میں ۲ - احقاف میں ۴ - عبس میں ۱ - اسریٰ میں ۵ - تحریم میں ۱ - اعلیٰ میں ۱ - بینہ میں ۱ - جگہہ ہے بھائی مسلمان خیال فرمائیں کہ آپ کا خدا اگر کتب مقدسہ سے واقف نہ ہوتا تو اس کثرت کے ساتھ کیونکر اقتباس کرسکتا علاوہ اس کے جن مقاموں میں صرف یہود و نصاریٰ یا انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب کے بیان ہے وہ اس شمار کے سوا ہیں - اِس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کا مصنف کوئی کیوں نہ ہو کتب مقدسہ سے یہاں تک واقف تھا جیسا کہ یہودیوں کا کوئی جید ربی یا مجہول کا پکا عالم قرآن سے واقف ہو - یعنے مصنف قرآن قصہ کے قصہ بغیر حوالہ کتب لکھتا چلا جاتا ہے یہہ نتیجہ صرف کتب سابقہ کی تلاوت کا ہو سکتا ہے +

پس آپ بھی توریت و انجیل کو اپنا دین و ایمان جانکر پڑھئے اور قرآن کے اُن تمام مقامات کو کتب سابقہ سے ملائے اور اُس سے فائدہ اُٹھائے اور کبھی خیال نہ کیجئے کہ یہودیوں نے پرانا عہد نامہ اور مسیحیوں نے نیا عہد نامہ آنحضرت کی نعت چھپانے کو محرف کرڈالا کیونکہ وہ ایسا نہیں کرسکتے جبکہ مسیح کی مخالفت میں یہودیوں نے اپنی کتابوں کو نہیں بگاڑا جس کی آمد کے وہ مشتاق تھے جیسا کہ یحییٰ کے قصہ سے ثابت ہے تب آنحضرت کی مخالفت میں جن کا کتب مقدسہ میں اشارہ تک نہیں یہودی کیوں اپنی کتاب کو بگاڑتے اور اُن کی کتابیں نہ صرف اُنہیں کے بلکہ آنحضرت کے عہد میں قریب ۶۰۰ برس پیشتر سے مسیحیوں کے ہاتھ میں بھی موجود تھیں وہ کیونکر اپنے پاس والی اور مسیحیوں کے پاس والی توریت کو خراب کرسکتے تھے لو اِس طرح مسیحی بھی نئے عہدنامہ کو آنحضرت کی مخالفت میں کبھی نہیں بگاڑ سکتے ہیں کیونکہ اُن کی کتابوں سے بخوبی ثابت ہے کہ نجات کا کام پورا ہوا اور آنیوالا مسیح آچکا چنانچہ باوجود شیوع اسلام اور خروج محمد آج تک کوئی مسیحی فرقہ کسی نبی کے آنیکا منتظر نہیں ہے کیونکہ جو چیز مل گئی اُس کے پانیکا انتظار کیوں کر کوئی کرسکتا ہے اور جب نہ کوئی آنیوالا ہے اور نہ انتظار ہے اور نہ کوئی ایسی عبارت انجیل میں ہے تو اُس عبارت کا بگاڑنا چہ معنی دارد +

البتہ جس کے آنیکا اُن کو انتظار تھا وہ بھی اُن کے وقت میں آچکا یعنی روح القدس اور اُسے وہ خدا کہتے ہیں اور انجیل میں روح کے ساتھ ہی ساتھ اُس کے آلہی صفات بھی مذکور ہیں تو آپ ہی کے عقیدہ کے موافق آنحضرت خدانخواستہ خدا تو ہیں نہیں کہ اُن کے دعوے کے جھٹلانے کو مسیحیوں نے اُس عبارت میں کچھ بگاڑا وہ عبارت ابتک موجود ہے قرآن کی اُس اقتباس سے جہاں مسیح کا قول ہے آتی من بعدی اسمہ احمد - تمہارے خدا نے درج کیا ہے انجیل یوحنا کو ملاہی جیسا کہ ہم مسیحی نئے عہدنامہ کے اقتباسوں کو پرانے عہدنامہ سے منطبق کرتے ہیں - البتہ مسیحیوں میں خداوند مسیح کے دوبارہ تشریف لانیکا انتظار ہوتا ہے اور اس انتظار میں مسلمان بھائی بھی ہمارے شریک ہیں اس کے بگاڑنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں - لہذا آپ کتب خدا سے نفرت نہ کیجئے آمنت باللہ وکتبہ آپکا ایمان ہے انسان جس کتاب پر ایمان لاوے اُس کو پڑھے بھی مثلاً اگر کوئی مسلمان قرآن پر ایمان لاوے لیکن اُس کی عبارت سے نفرت کرے اور جو کچھ اُس میں لکھا ہے اُس کو عمل میں نہ لاوے اور جب کوئی کہے کہ برادر یہہ قرآن ہے اسے پڑھو تب وہ کہے کہ واہ وہ اصلی قرآن بگاڑا گیا جلایا گیا موجودہ محرف ہے عثمان کا لکھا ہوا ہے میں نہیں پڑھونگا - ہم نہیں جانتے کہ علماء اسلام ایسے

دانشور مسلمان کو کیا خطاب دینگے +

پس اب آؤ اور ہمارے ساتھ قرآن کا مقابلہ بائبل سے کرو اور اللہ تمہیں نجات بخش ایمان عطا کرے۔

ہم اس مقابلہ میں سورہ فاتحہ سے شروع کر کے آخری سورۂ والناس تک ختم کرینگے اگر خدا چاہے۔ آمین +

سورۂ فاتحہ

اس سورہ کے عمدہ ہونے میں کچھ کلام نہیں کر سکتے خدا کی تعریف اور اُس کی عبادت کا اِشتیاق اور اُس سے مدد پانے کا ذکر جو اس سورہ کی پہلی آیتوں میں مذکور ہے زبور دل کے پڑھنے والے کے نزدیک سمجھ سے دور نہیں ہے اور اس سورہ کی طرز تصنیف کی بابت موضح القرآن کا یہہ عذر بھی معرض بحث میں نہ لائینگے کہ یہہ سورۃ اللہ صاحب نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اِس طرح کہا کریں۔ البتہ اگر مسلمان بھائیوں کو اس سورت کی بابت یہہ فخر ہو کہ اس سے بڑھکر اور کسی نے آج تک دُعا تصنیف نہیں کی تو اُن کو لازم ہے کہ خداوند کی دعا کو اس کے مقابل رکھکر دیکھیں تو یقین ہے کہ پھر بیجا فخر کرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا رہیگا دیکھو انجیل متی باب ششم آیت نہم سے سیزدہم تک۔ البتہ اِس سورۃ فاتحہ میں صراط المستقیم والا جملہ قابل تشریح ہے وہ فقرہ قرآن میں یوں ہے کہ اِھدنا الصراط المستقیم یعنی دکھا ہمکو راہ سیدھی یہاں سوال یہہ ہے کہ مصنف قرآن کس راہ کو سیدھی کہتا ہے جبکہ خود اُس راہ کا نام نہیں بتایا اور ایسے معاملہ میں بڑی دقت یہہ ہے کہ اگر وہ راہ نہ معلوم ہو تو کیونکر اُس پر چلیں اور کس سے پوچھیں تب خود قرآن یہہ ہدایت کرتا ہے کہ پس اہل کتاب سے پوچھو اگر نہیں جانتے۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون جزو ۱۷ رکوع ۱ + باقی آئندہ

راقم
کیدارناتھ
از فرخ آباد

وَالدین کے فرائض

”فرزند خداوند کی طرف سے میراث ہیں اور پیٹ کے پھل اُسی سے ایک آجر ہیں۔ زبور ۱۲۷-۳“ +

بیشک اولاد اجر کی مانند ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک انعام ہے۔ اس لئے شادی شدہ زندگی کی کامل خوشی اسی وقت ہوتی ہے جب گھر میں کوئی اولاد ہو جائے۔ جیسے کسی خوشبودار پودے میں جب پھول آتے ہیں تو ہر طرف خوشبو پھیل جاتی ہے۔ اس ہی طرح جب ہمارے گھر میں پہلا بچہ تولد ہوتا ہے۔ تو ہمارا گھر بھی ایک آسمانی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔ ہمارے بچے بہت کچھ آسمانی انعام لاتے ہیں۔ جس کو حاصل کر کے زندگی میں ہم سیر ہو جاتے ہیں +

ہمارے بچے ہمارے لئے ایک بوجھ نہیں ہیں بلکہ وہی ہمارے دل کے بہت سے باروں کو اُٹھا لیتے ہیں اُن کو پاکر ہمارا دل آرام سے پُر ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن کا صدق دلی سے مسکرانا۔ ہمارے دل کو خوشی سے شگفتہ کر دیتا ہے۔ اور اُن کے معصوم چہرے ہمارے دل میں پاکیزگی کے تصور بھر دیتے ہیں اُنکو سینے سے لگاکر ہمارا دل باغ باغ ہو جاتا ہے +

بعض یہہ خیال کرتے ہیں کہ ہم خود پہلے اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کرتے ہیں۔ لیکن اول بچے ہی خود ہم کو تعلیم دیتے ہیں۔ جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو ہمارا گھر ایک چھوٹا سا مکتب بن جاتا ہے۔ اور ہم والدین اِس مکتب کے پہلے طلبا بنتے ہیں۔ ہمارے بچے ہمکو کتنی ہی پاکیزگی۔ صداقت۔ اور بے غرضی کے سبق سکھاتے ہیں۔ وہ ہمارے دل کی کتنی ہی خوابیدہ خوبیاں کو جگاتے ہیں۔ محبت۔ نزاکت اور خوبصورتی کا خیال ہمارے دل میں بھرتے ہیں۔ ایک طور پر وہ ہماری نیچر کو خوب ترقی پذیر اور ہم کو گویا کامل انسان بنا دیتے ہیں +

پس ہماری اولاد ہماری زندگی پر بوجھ دار رکاوٹ نہیں ہیں اگر اُن کی ہم نیک راہ پر پرورش اور تعلیم اور تربیت کرتے ہیں تو ہم مسیح کے لئے ایک غیر فانی تحفہ کو تیار کرینگے ہم کو اس خدمت اور ذمہ داری کو آسان اور حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔

ہمارے دالان میں جو لڑکے اور لڑکیاں کھیل رہے ہیں کون جانتا ہے کہ ان میں کیسے کیسے مذہب کے بہادر۔ شہید۔ شاعر فیلسوف۔ کاریگر۔ خیر خواہ ملک۔ سیاح۔ حاکم وغیرہ چھپے ہوئے ہیں۔ کسی کا قول ہے کہ ہر ایک بچہ جو دنیا میں آتا ہے ممکنات کی بند ڈبیا ہے A shut casket of possibilities جس دن یہہ ڈبیا کھولی جائیگی کون جانتا ہے کیا تحفہ برآمد ہوگا +

اِس لئے ہمکو بچوں کو حقیر خیال نہیں کرنا چاہئے جس طرح کے ایک ہوشیار سنگ تراش ایک سنگ مرمر کے ٹکڑے کو لیکر۔ اُس کو تراش کر ایک عمدہ بت بناتا ہے۔ اور جیسے ایک ہوشیار مصور ایک سفید سادے کاغذ پر۔ ایک خوشنما تصویر کھینچتا ہے۔ ویسا ہی ہوشیار والدین اپنے کھلاڑی بچوں میں سے کامل اِنسانیت کو نکالتے ہیں +

ہمارا گھر مانند ایک کارخانے کے ہے۔ جس طرح ایک کاریگر اپنے کارخانے کی چاردیواری میں عمدہ عمدہ عجائب اشیا طیار کرتا ہے۔ اِس ہی طرح ہم بھی اپنے گھروں میں زندہ کاریگریاں تیار کرتے ہیں۔ ہماری کاریگری ہماری تربیت و تعلیم یافتہ اولاد ہے۔ جب ایک کاریگر اپنی کاریگری کو تکمیل پر پہنچاکر۔ دُنیا کے روبرو پیش کرتا ہے تو دُنیا خوش ہوتی ہے۔ اور اُس کی کاریگری کی تعریف کرتی ہے۔ ایسا ہی جب ہم اپنی اولاد کو تعلیم اور تربیت کے بعد دُنیا میں بھیج دیتے ہیں تو۔ کیا دُنیا اُن سے خوش ہوتی ہے اور اُن کی تعریف کرتی ہے +

اگر کوئی مصور ایک بدوضع تصویر پیش کرے۔ تو لوگ فقط ہنسینگے کیونکہ اُس تصویر کی صورت میں ترتیب نہیں ہے۔ مثلاً ناک ہے تو کان نہیں کان ہے تو ناک نہیں۔ سر ہے تو دھڑ نہیں دھڑ ہے تو سر نہیں۔ ہاتھ ہے تو پاؤں نہیں پاؤں ہے تو ہاتھ نہیں

ایسی بدترتیب اور بدشکل تصویر دیکھ کر کون خوش ہو سکتا ہے۔ ہماری اولاد اگر بدچلن اور بے ادب ہو تو کیا وہ مذکورہ بالا تصویر کی طرح خیال نہ کی جائیگی۔ اُن کی عادات اور خصلات اگر بےترتیب اور بدوضع ہو تو کیا ہم اُن کو مانند ایک شکیل اور خوبصورت تصویر کے سمجھینگے۔ کیا دُنیا ہماری ایسی کاریگری کو دیکھکر خوش ہوگی اور ہمارے ہنر کی تعریف کریگی۔ کوئی نہیں چاہتا ہے کہ اولاد بدشکل ہو۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اگر ناک ذرا بچے کی دبی ہوئی ہو تو شروع ہی سے ماں اُس کی پھینگی ناک کو اُٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ تاکہ وہ بھینگا نہ رہجاوے۔ لیکن افسوس ہم پر شکیل بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقی خوبصورتی جو تعلیم اور تربیت میں ہے اُس سے بے پرواہ رہتے ہیں۔ اِس لئے ہم دُنیا کو نکمی چال چلن کی اولاد سے بھردیتے ہیں۔ بچہ اگر نکٹا ہو تو ہم شرماتے ہیں۔ لیکن اگر وہ چال وچلن میں نکٹے ہیں تو کیا ہم نہ شرمائینگے۔

کاریگر اپنی کاریگری کو کس طرح بناتا ہے اگر یہہ دیکھنا چاہو۔ تو اُس کے کارخانے میں جاؤ اُس کا کارخانہ مختلف اوزارات اور سامان سے آراستہ ہے۔ اگر وہ اوزار اور سامان موجود نہ ہوں تو اُس کا کام کبھی نہیں چل سکتا اور خواہ وہ کتنا ہی ہوشیار کیوں نہو +

اِس لئے خوبصورت کاریگری کے لئے سامان آلات کا ہونا ضروری ہے۔ بعد اُس کے کاریگر کو اپنے فن میں ہوشیار ہونا چاہئے۔ کیونکہ کاریگر اگر ہوشیار نہو۔ تو صرف عمدہ سامان اور اوزار سے بھی کام نہیں چل سکتا ہے۔ اِس لئے خوبصورت کاریگری کے لئے ہُشیار کاریگر اور عمدہ سامان اور اوزارات کا ہونا لازم ملزوم اور ضروری ہے +

ہم بھی اگر عمدہ اولاد کو دُنیا میں بھیجنا چاہیں تو دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اوّل سامان دوئم ہوشیاری۔ ہمکو پتھر کی مورت یا کاغذی تصویر بنانی نہیں ہے بلکہ ہمکو ایک نیک اور عمدہ اور خوبصورت چال وچلن کو تیار کرکے دُنیا میں بھیجنا ہے۔ سو ہمارے سامان اور ہوشیاری کو کسقدر اعلیٰ ہونا چاہئے ÷ ناظرین خود جانتے ہیں۔ اوّل ہمارے گھر کو اُن اشیا سے پُر ہونا چاہئے جن سے ہماری اولاد کی جسمانی اور دماغی قوئیٰ کی ترقی ہو سکے۔ ہمارے گھر کی آب وہوا اور گنجائش ایسی نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارے بچوں کی صحت میں خلل آئے۔ اگر ہمارے مکان کا صحن بہت تنگ ہے تو بچے وہاں اچھی طرح کھیل نہیں سکتے۔ جو کہ اُن کی صحت کے لئے بہت خراب ہے۔ فرض کرو کہ ہماری بود وباش ایسے گھروں میں ہو جہاں مکان تنگ ہوں اور روشنی اور ہوا کی آمدورفت درست نہو۔ اور تمام مکان غلاظت سے پُر ہو۔ تو ایسے دوزخ میں آسمانی پھول کس طرح کھِل سکتے ہیں +

اچھے مکان کی جس طرح جسمانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی دماغی اور روحانی ترقی کے لئے ضرورت ہے تنگ جگہہ میں پرورش پانے سے اکثر انسان کا دل بھی تنگ ہو جاتا ہے اکثر وہ لوگ جو کھلی ہوا میں رہتے ہیں۔ بہ نسبت اُن لوگوں کے جو شہر کے گلی کوچوں میں بستے ہیں زیادہ فراخ دل ہوتے ہیں اِس لئے دہاتی لوگ زیادہ تر صادق دل ہوتے ہیں اور جب اُن کے گھر پر کوئی جائے تو اُن کے ساتھ جو کچھ خاطر تواضع کیا جاتا ہے دل سے کیا جاتا ہے لیکن شہر کے لوگ اکثر ایسے نہیں ہوتے کیونکہ ان کا طرز برتاؤ فقط ظاہری اور بناوٹی ہوتا ہے +

پس مکان کھُلی جگہہ پر ہونا چاہئے جہاں تازہ ہوا اور خوبصورت نظارہ نصیب ہو جو بچے ایسی جگہہ پر پرورش پاتے ہیں۔ اکثر اُن کو دلی اور دماغی مدد ملتی ہے کیونکہ۔ جگہہ کی کشادگی اُن کے دل کو کشادہ کردیتی ہے۔ اور نظارے کی خوبصورتی اُن کے دل کے اندر خوبصورت اور پاکیزہ خیالات کو پیدا کردیتی ہے۔ اِس لئے وہ جو شہر میں بود وباش رکھتے ہیں اگر ممکن ہو تو کبھی کبھی بال بچوں کے ساتھ کچھ مدّت کے لئے جیسا کبھی تعطیل ہوتی ہے دیہات میں ہو آیا کریں ÷

اپنے گھر کو جس قدر ہوسکے صاف ستھرا رکھنا چاہئے اِس باب میں خصوصًا میں عورتوں کی توجہہ دلانا چاہتا ہوں۔ عورت اگر سست نہو تو کبھی گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہو سکتا۔ میلی ونجس جگہہ میں دل کے پاکیزہ خیالات کی ترقی نہیں ہو سکتی اِس لئے جھاڑو کا نیک استعمال بہت ضروری ہے۔ گھر برآمدہ باورچی خانہ صحن وغیرہ سب صاف رکھو۔ جو حقیقت میں غریب ہیں اُن کو بدست خود یہہ کرنا چاہئے۔ پر جو امیر ہیں وہ بھی سستی نہ کریں اگر اپنے ہاتھ سے نہ کریں تو نوکروں سے توکرادیں +

گھر کی سجاوٹ کے بارے میں بھی کچھ توجہہ کرنی چاہئے جن کی حالت یہہ اجازت دے کہ گھر کو انگریزوں کی طرح سجاویں تو اس میں میری دانست میں وہ کوئی گناہ نہیں کرتے لیکن اگر حالت اجازت نہ دے تو انگریزی دستورات کا اختیار کرنا۔ خالی از خطر نہیں ہے۔ میرے خیال میں جو انگریزی طریقے میں رہ سکتے ہیں رہیں۔ لیکن جو نہیں رہ سکتے ہیں وہ بھی اگر چاہیں تو اِس سستے زمانے میں دو چار اچھی چیزیں مہیا کرکے آسانی سے اپنے گھر کو سجا سکتے ہیں۔ اِس میں جو بہت خرچ ہوتا ہے یہہ میں خیال نہیں کرتا۔ اچھی تصویروں کے دیکھنے سے بچوں کے دل میں اچھے اچھے خیالات آجاتے ہیں۔ اِس لئے اپنے گھر کو دینی تصویرات اور کلام کی آیات سے سجاؤ۔ اچھا نظارہ اور اچھی شاعرانہ تصویرات سے بھی۔ گھر کو آراستہ کرنا خوب ہے۔ لیکن بد تصویرات کو بالکل دور رکھنا چاہئے۔ اگر حالت اجازت دے تو مختلف ممالک کی عجائب اشیا بھی رکھنا بہتر ہے۔ جس سے لڑکوں کی دماغی ترقی میں بڑی مدد ہوتی ہے +

بعض یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہماری آمدنی قلیل ہے ہم کیونکر گھر کو آراستہ وپیراستہ رکھیں میرے خیال میں ہماری آمدنی پر یہہ بات منحصر ہو یا نہو ہماری غفلت پر تو ضرور موقوف ہے اگر ہم سستی کو ترک کریں اور گھر کی سب چیزوں کو صاف رکھیں تو ضرور وہ اچھے نظر آوینگے بعضوں کی زبان بڑی چٹوری ہوتی ہے جو کچھ آمدنی ہوتی ہے کھالی کر اُڑا دیتے ہیں گھر کی سجاوٹ

بچّوں کی پوشاک وغیرہ کے لئے کچھ نہیں بچتا۔ بعض خرچ بھی کر نہیں جاتے۔ نہ تو ایک پیسہ جمع کرتے ہیں اور نہ گھر ہی میں اسباب ہوتا ہے اُسی آمدنی میں ایک خاندان اچھی طرح گذران کرتا ہے اور بچّے بھی اچھی طرح پرورش پاتے ہیں جبکہ دوسرا خاندان بربادی کی سی حالت میں رہتا ہے نہ تو لڑکوں کے بدن پر کپڑے اور نہ گھر میں کوئی اسباب درست ہوتا ہے۔ پس آمدنی پر الزام مت لگاؤ بلکہ اپنی عقل اور اپنے آپ کو الزام دو + باقی آئندہ

راقم

بی بی۔ ڈے

ہماری مدد کس طرح ہونی چاہیئے

اگر مشنری صاحب لوگ سچے دل سے چاہتے ہیں کہ اس ملک میں ایسے مسیحی ہوں جو بجائے اپنی مدد کے لئے امریکہ انگلینڈ وغیرہ کو دیکھنے کے۔ اپنی آپ مدد کریں تو میں۔

(۱) بڑے ادب سے اُن عالی دماغ فراخ دل مشنری صاحبان سے عرض کرتا ہوں۔ چاہیئے کہ وہ ہماری اولاد کو علاوہ مذہبی تعلیم کے کسی نہ کسی پیشہ کی تعلیم بھی دیں جس سے وہ محض ملازمت کو روزگار کی سبیل سمجھ کے اپنے اوپر انحصار کرنا سیکھیں۔ ہنر و ترقی کنندہ ملک۔ مذہب۔ قوم میں یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک اس کے ممبر فرداً فرداً آزاد پیشہ کے پیدا نہیں ہوتے تو کبھی بھی اُن میں مذہب کی آزادی پیدا ہونا محال ہے۔ مثال کے طور پر ملعون لوگ ہی دیکھئے کہ اُن میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جس نے علاوہ تعلیم کے کوئی نہ کوئی ایسا ہنر نہ سیکھا ہو کہ جس سے وہ اپنی پرورش کرے۔ خاندانی ضروریات کو پورا کر سکے یا چرچ۔ بائبل سوسائٹی وغیرہ وغیرہ فنڈوں کی امداد نہ دے سکے۔ ان میں شاید شاذونادر ہی کسی کو بے ہنر پاؤ گے ورنہ سب کے سب سیکھے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی آپ دیکھو گے کہ وہ پیشہ کے سبب سے آزاد طبیعت ہوتے پس یہی آزادی پیشہ کی یہہ ثابت کر دکھائیگی کہ کتنے مسیح کے لئے جاں نثار۔ دل لدادہ ہیں اور کتنے سچے دل سے اُس پر ایمان لا کر اُس کے جلال کے خواہاں ہو کر اپنی مدد کرتے ہوئے اس کے جلال کے لئے مختلف قربانیاں دینے کو تیار ہیں +

(۲) آجکل مسیحی لوگ عموماً مشن میں نوکری پیشہ ہیں اور اُن کی تنخواہیں اِس قدر قلیل ہوتی ہیں کہ وہ مشکل سے اپنا گذارہ کر سکتے ہیں اسی اثنا میں اگرچہ سپرنٹنڈنٹ کی نظر میں وہ تنخواہ جو اُس کے ہاتھوں مسیحی ملازم کو ملتی ہے۔ بہت کافی رقم تصوّر کی جاوے تو بھی میں اپنے ناقص ہاں بالکل کم تجربے سے یہہ کہتا ہوں کہ دیسی مسیحی عموماً مقروض رہتے ہیں۔ ایسی تنگی کی حالت میں اُن سے دیکھی۔ مشن فنڈ۔ پاسٹر فنڈ۔ بائبل سوسائٹی دیگر کمیٹیوں کو چندہ کی اُمید رکھنا ایک بڑا محال امر ہے۔ یہہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب تک مسیحی لوگ نوکری پیشہ ہیں۔ اُن کی عام لوگوں میں قدر و وقر ہونی مشکل ہے۔ چنانچہ جیسے جاہل لوگ اکثر دفعہ یہہ کہہ دیتے ہیں کہ "یہہ نوکری کی خاطر عیسائی ہوئے ہیں" اسی وجہہ سے محمدی۔ ہندو لوگوں میں جن کے درمیان ہم شروع سے رہتے بیٹھتے۔ برتتے مسیحی ہونے کی حالت کے بعد اُن کی نظر میں عیسوی مذہب جلدی عزّت حاصل نہیں کر سکتا اور آج تک مسیحی لوگ غیر اقوام کی نگاہ میں نفرت سے دیکھے جاتے ہیں حالانکہ کسی قسم کی تکلیف بھی مسیحی نہیں دیتے۔ اس وجہہ سے پیشوں کی تعلیم دینا مناسب ضروری ہے۔ اِس طرح سے مسیحی لوگ عام لوگوں کے زیادہ تعلق میں آ دینگے۔ اور ہر ایک قسم کی نفرت اُٹھ جاویگی نہ صرف یہی بلکہ وہ اور پیشہ ور لوگوں کی طرح آزاد اور مذہبی کاموں میں حصّہ بخوشی تمام لینے کو تیار ہونگے جس طرح کہ ولایتی مسیحی لیتے ہیں ماسوائے اِس کے پھر یہہ ترقی نہ صرف ہماری مذہبی۔ ملکی۔ قومی۔ اخلاقی ہی معاملات میں مفید ہوگی۔ بلکہ روحانیت میں ہم کو بہت مدد پہنچاویگی۔ کیونکہ جب ہم آزاد پیشہ ہونگے تو اپنے شوق اور خوف خدا سے ہمیشہ اس کے جلال کے لئے سعی اور تعلیم و تلقین دینے میں کوشاں رہینگے۔ ہنرو پیشہ ور لوگوں کو جدھر جس ملک میں جا کر دیکھو مالامال و خوشحال دولتمند ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے پیشہ میں ہوشیار ہوں۔ مگر چونکہ مسیحی لوگ اِس ملک میں آجتک عموماً نوکری پیشہ ہیں اِس لئے اِن میں کوئی بھی ایسا بڑا بھاری کیا معمولی دولتمند بھی نہیں ہے جو سیکڑوں چھوڑ دس پانچ تک کی مدد کر سکے اور قومی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کی قربانی کرے +

جس وقت ایک ہندو محمدی ہو جاتا ہے تو غریب و کنگال محمدی اپنی جان و مال سے اُس پر فدا ہو جانے کو تیار ہو جاتا ہے۔ تو محمدی کلمہ گو اس کی نظر میں شیخ و خواجہ۔ دیندار بن جاتا ہے ناظرین میں سے شاید کوئی کہے کہ آجکل کہاں ایسا ہوتا تو میں کہونگا غریبی کے سبب اگرچہ وہ بھاری مدد اب نہ کر سکے تو نہ کرے لیکن جب اُن کی سلطنت تھی تو وہ غیر مذاہب سے آئے ہوئے لوگوں کو پادشاہی تک رُتبہ دیدیتے تھے۔ اگرچہ وہ محمدی ہو کر اپنے عزیز و اقارب کی نگاہ میں حقیر بن جاتے لیکن اپنے محمدی مذہب کے سنی بھائیوں کی نظر میں وہ ویسے ہی بڑھکر معزز بن جاتے کوئی نکتہ چین یہہ نہ کہے کہ میں الزام لگاتا ہوں نہیں صاحب معاف فرمائیے اصل واقعہ کو پیش کرتے ہوئے یہہ کہونگا کہ مسیحیوں کی ایسی حالت بھی نہیں جہاں وہ اپنی اگلی برادری سے علیحدہ ہوئے اور صلیب کے سپاہی بنے کرانٹے۔ کرانی۔ نصارا۔ صاحب وغیرہ نفرت انگیز کلمات سے یاد کئے جانے لگے وہاں پادری صاحبان کی نظر (محکمہ مشن) میں بھی اُن کی عزّت نہیں ہوتی جس کو وہ پناہ کا قلعہ سمجھکر آگھسے تھے۔ اور درحقیقت یہہ سچ ہے مشنی محکمہ کے افسران اُس امیر کی طرح (ان غریب دیسی نو مریدوں کے گہرے تعلق میں بھی آنا شان سے بعید سمجھتے ہیں) لعزر سے نفرت کرتے اور کتّوں کو موقعہ دیتے کہ آگے اُن کے گھاؤ چاٹیں لوقا ۱۶: ۱۹ سے ۲۱ تک غور فرمائیے +

(۳) اِنہی وجہوں سے بہت سے نو وارد مشنری لوگ ہمپر یہہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ "ویل اکثر دیسی لالچی اور نوکری





کی خاطر مسیحی ہوتے ہیں اور جب تک اُن کو تنخواہ ملتی ہو تب تک مسیحی رہتے ہیں جب ہمارے روزگار کی اور صورت ہو جاتی یا نوکری چھوڑ دیتے ہیں یا چھوٹ جاتی ہو تو مسیحیت کو بھی جواب دیدیتے" اس کے متعلق غور طلب امر یہہ ہو کہ مشنری لوگوں کو چاہئے کہ جو وہ ہماری مدد کرنی چاہتے ہیں تو از راہ ہمدردی و خیر خواہی دیسی مسیحیوں کو اپنے ہاتھوں سے کام کرنا سکھلائیں اور آیندہ کے لئے دیسی مسیحی نسل کی مدد اس قسم کی ہونی چاہئے تاکہ ایک وقت آجاوے کہ ہم آپ کی مدد کے محتاج نہ رہیں۔ اور کمال شکریہ سے آپکی مدد سے دست بردار ہوں۔ موجودہ حالت میں تو وہ ہماری روزی کا وسیلہ محض نوکری دیکر ہم کو اپنا دستِ نگر بناتے ہیں اس طرح گویا ہم کو وہ خود۔خود انحصاری کا سبق نہیں دیتے۔ اگرچہ ان کا تنخواہ دینا کچھ اور ہی معنے رکھتا ہو مگر ظاہراً ایسا ہی معلوم ہوتا ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہو +

(۴) اگر فارن مشنری یہہ چاہتے ہیں کہ ایسا وقت آوے کہ دیسی مسیحی لوگ مشن کے کام کو ہندوستان میں اپنے اوپر لیں تو اُنہیں لازم ہو کہ (ا) وہ مسیحی بچّوں کے لئے ایسے Technical schools (ٹیکنیکل سکول) بنا دیں خواہ فیس کو زیادہ ہی کر دیں۔ اگرچہ ایسے کرنے سے لاگت تو بہت آویگی مگر روز کی ہر ہر تو آخر ختم ہوگی اور کام کی کامیابی پر نافع بھی بسیار ہوگا۔ (ب) مسیحی بچّوں کو ولایت میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے لئے بھیجیں اور مابعد اُن کی آمدنی سے مناسب خرچ کاٹیں (ج) مسیحی ہوشیار دیندار جوانوں کو جدید پیشوں کے سیکھنے کے لئے ولایت بھیجنے میں مسیحی والدنیوں کی امداد کریں (د) ملک ہند کے لڑکے و لڑکیوں (مسیحی) کو کم از کم جلدی آسان پیشوں کے سیکھنے کی ترغیب دیں بلکہ لازمی مضامین کی طرح ان کا سیکھنا ضروری کر دیں تب دیسی لوگ ترقی کے زینہ پر چڑھ سکینگے ورنہ دیسی غیر اقوام کی نظر میں نفرتی اور مفلسی کا سامنا کرنے والے +

(۵) کوئی دوربین صاحب اس مضمون کو نکتہ چینی کی غرض سے اُمید ہو مطالعہ نہ فرماویں گے۔ سوائے اس کے کہ قوم کی بھلائی کے لئے یہہ چند ناقص خیال پیش کئے گئے ہیں آخر میں یہہ امر بھی مخفی نہ رہے کہ شریف دیسی مسیحی مشنری صاحبان کے شکر گذار بھی ہیں اس لئے کہ کس طرح ہماری بحالی حالت سدہارنے کیلئے وہ تجاویز کرتے ہیں اگر وہ مسیحی نسلوں کو اپنے آپ اُٹھنا بھی سکھلا دیں تو یہہ مذہب مسیحی کے پھیلنے میں زیادہ مدد رساں ہوں +

اِس التماس کا وقت یہی تھا۔ اِس لئے کہ آجکل تمام مشنری صاحبان پہاڑی فردوس سے نیچے آکر باہم جمع ہوتے اور پوشیدہ جلسوں میں مسیح کے جلال کے لئے تدبیر و تجاویز سوچتے اور روح القدس کی رہبری سے ہر ایک کام کو کرنا چاہتے ہیں سو واجب الگذارش کر دیا ہو۔ کہ صاحبان کو ہماری مدد میرے ناقص خیال کے موافق اسی طرح کرنی چاہئے ؟ اگر ہو سکے تو زہے سعادت۔ ورنہ محال و ناممکن ہو کہ دیسی مسیحی غیر اقوام کے مقابلہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاویں اور اپنے آپ مدد کریں +

الـمـقـر

بی۔اے۔شرف۔ازبھیرہ

دینی خبریں

اگرچہ ہندوستان میں مسیحی سب سے چھوٹی قوم ہو شاید ہندوستان کے دیگر باشندوں کے لحاظ سے فیصدی ایک سے بھی کم مسیحی ہوگا مگر تو بھی تعلیم میں مسیحی اپنی آبادی کی نسبت سے چوگنی ترقی کر رہے ہیں مثلاً ممالک مغربی شمالی اور اودہ کے سکولوں میں ۳۵۰۵۴۳ طلبا ہیں جن میں سے ۲۶۵۰۴۸ ہندو ۴۷۲ ۸۰ مسلمان اور ۱۶۵۲ ۱۱ مسیحی اور دیگر مذاہب کے صرف ۱،۷ طلبا ہیں۔ بموجب اس حساب کے فیصدی ۵، ہندو ۲۱ مسلمان اور قریب ۴ مسیحی ہیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ پنجاب کا بھی قریباً قریباً یہی حال ہوگا +

امریکن بپٹسٹ مشنری یونین کے سکرٹری ڈاکٹر ڈنکن صاحب جو بپٹسٹ مشن کے سٹیشنوں کو ملاحظہ کرنے کے لئے ہندوستان میں تشریف لا رہے تھے راستے میں ہی پورٹ سعید میں انتقال کر گئے +

ہمارے اس پرچہ کے لکھنے سے پہلے ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب جو پہلے لودیانہ مشن میں قریباً بیس برس تک کام کر کے ۱۸۹۰ء میں ولایت تشریف لے گئے تھے پھر ہمارے بیچ میں موجود ہو گئے۔ اُنکے ساتھ ہی اُن کی بیٹی مس الیز ویری بھی تشریف لاتی ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو ویلکم کرتے ہیں +

چونکہ پادری۔ اے۔ ایچ یونگ صاحب دسمبر کے آخر میں رخصت لیکے ولایت تشریف لیجاینگے اس واسطے ڈاکٹر ویری صاحب جنہوں نے نورافشاں کو جاری کیا تھا۔ نورافشاں کی ایڈیٹری اور کرسچن بوائز بورڈنگ سکول کی پرنسپلی کا چارج لیں گے +

مدراس کی مشنری کرسچن ایسوسی ایشن کی کمیٹی نے شروع جنوری ۱۸۹۱ء سے مدراس کے کالجوں میں تعلیم پانے کی خاطر ہندوستانی مسیحیوں کے لئے ہوسٹل کھولنے کا ارادہ کر لیا ہو اُس کا ماہواری خرچ رہائش اور خوراک کے لئے مبلغ ۱۵ روپیہ ہوگا +

بسیم علاقہ برار میں ایک مولوی کے مسیحی ہونے کے

سبب سے وہاں کے مسلمانوں میں بہت کچھ ہلچل ہو رہی ہے +

یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کلکتہ میں یوریشین لڑکیوں کے لئے ایک ٹریننگ ہوم کھولا جاوے تاکہ وہ طیار ہو کر زنانہ کام کرنے کے لایق ہو سکیں +

لودیانہ مشن کا اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب پرنسپل مشن سکول لودیانہ کی تبدیلی انبالہ شہر میں کی گئی ہے اور پادری جانسن صاحب جالندھر سے تبدیل ہو کر لودیانہ میں اُن کی جگہہ کام کرینگے +

مس ایلن۔ ایم۔ ڈی جگراؤں سے تبدیل کی گئیں اور انبالہ شہر میں کام کرینگی۔ مس ویری اور مس سیوچ جگراؤں میں مقرر کی گئی ہیں۔ مس جونس اور مس گرہم سہارنپور میں زنانہ کام کریں گی +

چرچ مشنری سوسایٹی اب سوڈان میں کام کھولنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ مشنریوں نے کام کے لئے اپنے تئیں حوالہ کر دیا ہے اب صرف وہ اُس وقت کی انتظاری میں ہیں کہ امن کے ساتھ کام کھولنے کا موقعہ آوے اور وہ کام کو جاری کر دیں +

ہم نہایت خوشی سے خبر دیتے ہیں کہ پادری کوم صاحب جنہوں نے لودیانہ مشن سے استعفا دیا تھا چند ہندوستانی مسیحیوں کے مشن میں درخواست کرنے کے سبب سے پھر اپنے استعفے کو واپس لینے کو راضی ہو گئے ہیں اور پادری کوم صاحب نے ہوم مشن کے بورڈ سے درخواست کی ہے کہ استعفا واپس کیا جاوے۔ پادری کوم صاحب لندھور سے ڈیرہ دون میں تبدیل کئے گئے +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن نومبر ۱۵۔ مسٹر چیمبرلین نے منچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مصر کی خاطر ہمارا حق ہے کہ ہم مصر کی تمام ریاست پر پورا اختیار رکھیں +

فرانسیسی اور مصری مقبوضات کی حد بندی قایم کرنے میں دوستانہ بحث ہو گی مگر اس بات میں تو بالکل بحث نہیں ہے کہ مصر اپنی اگلی ریاست پر قابض نہو +

لنڈن نومبر ۱۵۔ یونان کا پرنس جارج کریٹ کی جانب روانہ ہو گیا ہے +

جنرل گرنیفل جزیرہ مالٹا کا گورنر مقرر ہوا ہے +

لنڈن نومبر ۱۶۔ مراسلات آمدہ واشنگٹن میں ذکر ہے کہ محکمہ جنگ میں چستی پھیل رہی ہے دس رجمنٹوں کو حکم ہو چکا ہے کہ وہ ٹراپکل حدود کے اندر کام کرنے کے لئے تیار رہیں +

مالاکنڈ نومبر ۱۶۔ دیوانہ مُلا معہ ایک چھوٹے سے لشکر کے شمالی سوات میں ہے اور لوگوں کو بھڑکا رہا ہے مگر زیادہ اغلب ہے کہ فساد برپا کرنے میں اُس کو کامیابی نہ ہو گی +

بمبئی نومبر ۱۷۔ کل بمبئی میں وبا سے ۱۴ واردات اور ۵ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

لنڈن نومبر ۱۷۔ سپین کے پیس کمشنروں نے ایک یادداشت پیش کی ہے جس میں جزایر فلپائن پر سپین کی حکومت کے حوالہ کرنے کے مباحثہ سے انکار ہے +

لنڈن نومبر ۱۷۔ شہنشاہ ولیم جرمنی خشکی کے راستے مقام پولا واقع آسٹریا سے واپس آ رہے ہیں +

لنڈن نومبر ۱۷۔ لارڈ کرزن نے اپنے علاقہ میں مفصلہ ذیل تقرریاں کی ہیں:۔

میجر سینڈ ہلک ملٹری سیکرٹری۔

لفٹننٹ کرنل فین۔ سرجن۔

لفٹننٹ اینڈ کپتان بیکر کار اور کپتان آر مارکر۔ اینڈ یکانگ +

مدراس نومبر ۱۷۔ کپتان ڈرنکماڈر آف دی برٹش انڈیا سٹیمر اسمی بیٹنیا کے ڈوبکر مرنے کے عجیب واقعہ کی خبر مدراس میں پہنچی ہے جس کی بابت اس طرح سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ جمعہ کی رات کو وہ اپنی کوٹھری کے نزدیک جہاز کی ریل پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس حالت میں وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور سمندر میں گر گیا +

لنڈن نومبر ۱۸۔ منچسٹر کی مسٹر چیمبرلین کی حال کی تقریر نے فرانسیسی اخباروں کو بھڑکا دیا ہے۔ لیکن جرمن کے اخبارات نے بسر و چشم اس کو قبول کیا ہے +

لنڈن نومبر ۱۸۔ لارڈ لینڈ سڈون نے بمقام پلیموتھ اثنار گفتگو میں بیان کیا کہ گورنمنٹ حفاظتی انتظام کے کل طریقہ کی نظر ثانی کر رہی ہے پیشتر اس کے کہ ملک سے زیادہ روپیہ طلب کرے +

جنگ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ ہمارے قلعوں کے لئے جدید قسم کی توپیں جلد بنائی جاویں +

بنگلور نومبر ۱۸۔ کل وبا سے ۲۷ واردات اور ۲۳ اموات کی رپورٹ شہر میں ہوئی + اور چھاونی میں ۴۷ واردات اور ۵۲ اموات کی +

سرنگاپٹم کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گنجم والے ملیک کے جدید ہنگامہ میں ۵۳ آدمی آج صبح گرفتار کئے گئے +

مضامین مفید المبتدی

تیسرا سبق

پیدائش کی کتاب کا

بقیہ نصیحتیں مندرجہ ہیں

(۲) نصیحت - جو کچھ خدا گھر میں سکھلاویگا باہر بھی سکھلاویگا (افرنتیوں ۵ باب ۵ آیت) +

(۳) نصیحت - دھوکھا دینے والا دھوکھا کھاویگا +

(۴) نصیحت - وہ جو اپنی طاقت پر بھروسا رکھتا ہے بیوقوف ہے

(۵) نصیحت - دھوکھا کے بعد جھگڑا کرنا پڑتا ہے +

(۶) نصیحت - جب تک ہم اپنی کمزوریوں سے واقف نہ ہوں برکت نہیں پا سکتے ہیں - اپنے گناہوں کا اقرار کرنا ہے +

(۷) نصیحت - بہت لوگ دنیاوی چیزوں کی خاطر - روحانی برکت کھو دیتے ہیں - لالچ کرتے ہیں +

(۸) نصیحت - عیساؤ کی تصویر حضرت سلیمان نے خوب کھینچی ہے (امثال ۲ باب ۲۲ و ۲۳ آیت) +

(۹) نصیحت - خاندانی جھگڑا ابھی کبھی لاپرواہی سے ہوتا ہے +

(۱۰) نصیحت جہاں کہیں ہم جاویں خدا ہمیں دیکھتا ہے - (زبور ۱۳۹ آیت ۷ و ۸) +

(۱۱) نصیحت - اگر ہم چاہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ بہشت کے پھاٹک کے پاس بیٹھ سکتے ہیں - (امثال ۸ باب ۳۴ آیت) +

(۱۲) نصیحت - فرشتے مقدس انسان کے مددگار ہوتے ہیں (زبور ۳۴ آیت ۷) عبرانیوں ۱ باب ۱۴ - آیت (خدمت گذار) +

لوگ

تین بڑے لوگ ان بابوں میں پائے جاتے ہیں +

اضحاق - یعقوب - عیساؤ

(۱) اضحاق کے معنی ہنسنا - ماں کا ہنسنا بے ایمانی ہے - باپ کا ہنسنا خوشی ہے +

(۲) یعقوب وعدہ کا فرزند - اسی سے یہودی قوم کا نام اسرائیل ہوا یعنی بنی اسرائیل اس لئے اس نے لالچ کیا +

(۳) عیساؤ لال رنگ کا یعنی شکاری - اس کا نام بعد میں ادوم ہو گیا تھا - (پیدائش ۲۵ باب ۳۰/۱۶ آیت) عبرانیوں ۱۲ باب ۱۶ آیت) +

بے دین عیساؤ - نئے عہدنامہ میں اس کا قول بہت صاف لکھا ہے (متی ۲ باب ۱۳ آیت) +

راقم

جان کنیٹل واعظ انجیل

سبق چہارم

(پیدائش کی کتاب کا)

باب	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
باب	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ان بابوں کے متعلق نصیحتیں مندرجہ ہیں

(۱) نصیحت (پیدائش کی کتاب میں ۳۸ باب) کیوں درج ہوا ہے - اس واسطے کہ ہم معلوم کریں کہ مسیح سب لوگوں کے واسطے ہے اور سبھوں سے تعلق رکھتا ہے مسیح ہمیشہ گنہگاروں میں شمار کیا جاتا تھا - تاکہ ہم دیکھیں کہ یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی کس طرح ثابت ہوتی ہے کہ وہ گنہگاروں میں شمار کیا گیا - (یسعیاہ ۵۳ باب ۱۲ آیت) +

(۲) نصیحت - ان کو جو خدا کو پیار کرتے ہیں مسیح چن لیتا ہے +

(۳) نصیحت - کیونکہ وے جو میری تعظیم کرتے ہیں بزرگی دونگا - (۱ سموائیل ۲ باب ۳۰ آیت) +

(۴) نصیحت - نیک مرد غموں اور تنگیوں اور زبردستیوں میں رکھے جاتے ہیں (یوحنا ۱ باب ۵ آیت) غزل الغزلات ۲ باب ۲ آیت) یوسف اپنے بھائیوں کے درمیان (عموس ۶ باب ۶ آیت) یوسف کی پست حالی - مگر یوسف کے بھائی خوشی کرتے تھے ساقی بھی یوسف کی پست حالی بھول گیا +

(۵) نصیحت - خدا کی بڑی پروردگاری - یوسف کو عجیب طور سے حفاظت میں رکھا - یہہ سب کچھ خدا نے اس خاندان کے بچاؤ کے لئے کیا +

(۶) نصیحت - خدا عجیب طور سے اپنے لوگوں کو سکھلاتا ہے (ایوب ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - آیت) - خوابوں کے ذریعہ سے - خدا ایک دفعہ بولتا ہے - بلکہ دو بار بولتا ہے - خدا انسان کا بند کیا ہوا کان کھولتا ہے - خدا ان کو مناسب وقت پر اسی طرح سے سمجھاتا تھا - خدا وقت وقت کی تعلیم بھی دیتا ہے +

(۷) نصیحت - سب سے بڑی آزمائشوں سے خدا اپنے بندوں کو بچاتا ہے - اور محفوظ رکھتا ہے +

(۸) نصیحت - آزمائشوں کی برداشت کرنا اس کا نتیجہ زندگی کا تاج ہے - (یعقوب ۱ باب ۱۲ آیت) اعمال ۱۴ باب ۲۲ آیت) یہہ آیتیں بتلاتی ہیں کہ مصیبت کے بعد تاج ہے - یہہ آیتیں یوسف کے حالات پر بھی دلالت کرتی ہیں + باقی آئندہ

نمبر ۱۲۵۲-۶۵

اِنتخاب اَحکام گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم ڈیپارٹمنٹ

(جوڈیشل) مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء مقام شملہ

کاغذات ذیل ملاحظہ سے گذرے:-

چٹھی بنامی گورنمنٹ ہائے مدراس و بمبئی نمبری ۲۰۹ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۹۲ء اور ملفوفات۔

چٹھی بنامی لوکل گورنمنٹ ہائے و ایڈمنسٹریشن ہائے نمبری ۱۷ جوڈیشل / ۱۳۳۱-۱۱۲۹ مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۸۱ء و ملفوفات۔

رزولیوشن نمبری ۲۷ جوڈیشل / ۱۶۵۴-۱۶۶۳ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۸۲ء۔

مراسلہ منجانب جناب معلی القاب دبیر کبیر وزیر ہند نمبری ۲ فنانشل (دفتر ہائے) مورخہ ۱۴ جون ۱۸۹۳ء۔

چٹھی منجانب صاحب کمشنر و لرو اڈیٹر جنرل کلکتہ نمبری ۱۱۰۹ و مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء۔

مراسلہ بنام جناب معلی القاب دبیر کبیر وزیر ہند نمبری ۱۳ جوڈیشل مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۸ء۔

مراسلہ منجانب جناب معلی القاب دبیر کبیر وزیر ہند نمبری ۵ فنانشل (دفتر ہائے) مورخہ ۲۸ جولائی ۱۸۹۸ء۔

رزولیوشن

جو جائداد ورثا جایز نہونے کے باعث مال لاوارث کے طور پر سرکار میں ضبط ہو جاتی ہیں اُن کے متعلق کارروائی کے قواعد کے بارہ میں جو خط و کتابت ہوئی اُس کے خلاصہ کی دفعہ ۱۱ میں حسب ذیل بیان کیا گیا تھا کہ (اس خلاصہ خط و کتابت کی ایک ایک نقل لوکل گورنمنٹوں اور ایڈمنسٹریشنوں کے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سرکلر نمبر ہائے ۱۷-۱۲۱ تا ۱۲۹ مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۸۱ء کے ہمراہ بھیجی گئی تھی) "حرامی نسل کے جو اشخاص بلا وصیت مرجاتے ہیں اُن کی جائداد کے انتظام کا عام دستور یہہ رہا ہو کہ اُس میں سے بقیہ جائداد کوئن اشخاص کو جو مالک مال کی حرامی نسل نہونے کی صورت میں اُس کے دعویدار قانون تقسیم کے مطابق ہوتے بعد اس کے عطا کردیجاتی ہو کہ اس میں سے وہ اخراجات جو کئے گئے ہوں اور مندرجہ ذیل پیمانہ کے مطابق سرکار کے حصہ کے طور پر ایک رقم نسبتی وضع کرلیجائے۔ یعنی

جبکہ بقیہ جائداد ۵۰۰ پونڈ سے کم ہو	1/10
" ۵۰۰ پونڈ اور ۱۰۰۰ پونڈ کے اندر ہو ...	1/8
" ۱۰۰۰ پونڈ اور ۵۰۰۰ پونڈ کے اندر ہو ...	1/6
" ۵۰۰۰ پونڈ اور ۱۰۰۰۰ پونڈ کے اندر ہو ...	1/5
" ۱۰۰۰۰ پونڈ اور اس سے زیادہ ...	1/4

یہہ پیمانہ اُس پیمانہ سے اختیار کیا گیا تھا جو اُسوقت انگلستان میں جاری تھا اور اُس کا عملدرآمد کرنے میں دستور یہہ رہا ہو کہ دس روپیہ کو ایک پونڈ کے برابر فرض کیا جاتا تھا +

۲- جو پیمانہ انگلستان میں جاری تھا وہ بعد ازاں بدل گیا ہو اور جناب معلی القاب دبیر کبیر وزیر ہند نے اسیواسطے ہدایت کی ہو کہ آیندہ ہندوستانی لاوارث جائداد ضبط شدہ کا وہ حصہ مقرر کرنے میں جو حالات مذکرہ دفعہ ۱۱ خلاصہ خط و کتابت میں سرکار کے لئے رکھا جائیگا مندرجہ ذیل پیمانہ استعمال کیا جائیگا +

جب بقیہ جائداد مبلغ ۵۰۰ روپیہ سے کم ہو۔ آٹھواں حصہ
جب بقیہ جائداد مبلغ ۵۰۰ روپیہ سے کم نہو مگر ۱۰۰۰ سے کم ہو چھٹا حصہ
جب بقیہ جائداد مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سے کم نہو مگر ۵۰۰۰ سے کم ہو پانچواں حصہ
جب بقیہ جائداد مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ سے کم نہو مگر ۱۰۰۰۰ روپیہ سے کم ہو چوتھا حصہ
جب بقیہ جائداد مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ اور اس سے زیادہ ہو ... تیسرا حصہ

۳- جناب ممدوح نے یہہ بھی ہدایت کی ہو کہ جب لاوارث جائداد ضبط شدہ انگلستان میں تقسیم ہونے والی ہو تو سرکار کا حصہ ہندوستان میں وضع کرلیا جائیگا قبل اس کے کہ بقایا انگلستان کو بھیجا جائے +

حکم- حکم ہوا کہ یہہ رزولیوشن اطلاعاً و ہدایتاً لوکل گورنمنٹوں و ایڈمنسٹریشنوں اور صاحب کمشنر و لرو اڈیٹر جنرل کلکتہ کے پاس اور صیغہ ہائے فوج و خزانہ و تجارت میں اطلاعاً بھیجا جائے

مدراس- بمبئی- بنگال- ممالک مغربی و شمالی و اودہ پنجاب-	برما- ممالک متوسط- آسام- کورگ- حیدر آباد-	اور وہ گزٹ آف انڈیا کے ضمیمہ میں مشتہر کیا جائے +

(انتخاب مصدقہ)

دستخط۔ اے۔ ایچ۔ ایل فریزر قایمقام سکریٹری گورنمنٹ ہند

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ/
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	سے/
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	سے/
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	بیہ/
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ معہ ضمیمہ۔	بیہ/
بغیر ضمیمہ	سے/